روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 28 جون 2012ء 7 شعبان 1433 ہجری 28 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 150

قرآن سے عشق

صحابہ کرامؓ کے قرآن کریم سے تعلق اور عشق کا اظہار اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ وہ وقت کی تعین کے لئے قرآن کریم کی آیات کی مثال دیتے۔

ایک آدمی کے پوچھنے پر کہ رمضان میں سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقت ہوتا ہے؟ صحابہ اس کا جواب یوں دیتے کہ اس دوران اتنا وقت ہوتا ہے جتنی دیر کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب وقت الفجر۔ حدیث نمبر 542)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف کی ضرورت نزول کی اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی یہ دلیل پیش کی ہے کہ قرآن شریف ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب تمام امتوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور کوئی دین روئے زمین پر ایسا نہ تھا کہ جو خداشناسی اور پاک اعتقادی اور نیک عملی پر قائم اور بحال ہوتا بلکہ سارے دین بگڑ گئے تھے۔ اور ہریک مذہب میں طرح طرح کا فساد دخل کر گیا تھا اور خود لوگوں کے طبائع میں دنیا پرستی کی محبت اس قدر بھر گئی تھی کہ بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال ومتاع کے اور کچھ ان کا مقصد نہیں رہا تھا اور خدائے تعالیٰ کی محبت اور اس کے ذوق اور شوق سے بکلی بے بہرہ اور بے نصیب ہوگئے تھے اور رسوم اور عادت کو مذہب سمجھا گیا تھا پس خدا نے جس کا یہ قانون قدرت ہے کہ وہ شدتوں اور صعوبتوں کے وقت اپنے عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے اور جب کسی سختی سے جیسے امساک باران وغیرہ سے اس کے بندے قریب ہلاکت کے ہوجاتے ہیں باران رحمت سے ان کی مشکل کشائی کرتا ہے نہ چاہا کہ خلق اللہ ایسی بلا میں مبتلا رہے جس کا نتیجہ ہلاکت دائمی اور ابدی ہے۔ سو اس نے بہ تعمیل اپنے قانون قدیم کے کہ جو جسمانی اور روحانی طور پر ابتدا سے چلا آتا ہے قرآن شریف کو خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نازل کیا اور ضرور تھا کہ ایسے وقت میں قرآن شریف نازل ہوتا کیونکہ اس پر ظلمت زمانہ کی حالت موجودہ کو ایسی عظیم الشان کتاب اور ایسے عظیم الشان رسول کی حاجت تھی اور ضرورت حقہ اس بات کی متقاضی ہو رہی تھی کہ اس تاریکی کے وقت میں جو تمام دنیا پر چھا گئی تھی اور اپنے انتہائی درجہ تک پہنچ چکی تھی آفتاب صداقت کا طلوع کرے کیونکہ بجز طلوع اس آفتاب کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ ایسی اندھیری رات خودبخود روز روشن کی صورت پکڑ جائے اور اسی کی طرف ایک دوسرے مقام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ (۔) یعنے جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوگئے ان کا راہ راست پر آنا بجز اس کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ ان کی طرف ایسا عظیم الشان نبی بھیجا جاوے جو ایسی عظیم الشان کتاب لایا ہے کہ جو سب الٰہی کتابوں کے معارف اور صداقتوں پر محیط اور ہریک غلطی اور نقصان سے پاک اور منزہ ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 658)

کامیابی

مکرم ساجد سلطان احمد صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے وحید احمد نے Tampare University of Technology فن لینڈ سے امتیازی نمبروں کے ساتھ مشین آٹومیشن میں ماسٹر مکمل کر لیا ہے اور اس کو یونیورسٹی کی طرف سے -/500 یورو انعام دیا گیا ہے۔ موصوف کو جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گولڈ میڈل سے نوازا۔

اسی طرح میرے دوسرے بیٹے انیق احمد نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے Pharm-D فرسٹ کلاس کے ساتھ مکمل کر لیا ہے۔ اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انٹرن شپ کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے مبارک کرے اور آئندہ مزید ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

بینن میں فری ہومیو میڈیکل کیمپ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نصرت جہاں کے تحت جماعت احمدیہ کو افریقہ میں بیمار اور دکھی انسانیت کی خدمت بجا لانے کی توفیق مل رہی ہے۔اس سلسلے میں جماعت کو میڈیکل کلینکس کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک کلینکس کھولنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

فی الوقت افریقہ کے 4 ممالک میں 6 ہومیو کلینک کام کررہے ہیں۔

بینن میں ہومیو پیتھک کلینک کے بانی ہونے کا اعزاز مکرم ڈاکٹر لقمان نصیر ناصر صاحب ابن مکرم حکیم نصیر احمد تنویر صاحب آف حافظ آباد کو حاصل ہے۔آپ ستمبر 2010ء میں بینن گئے تھے۔اور ہومیو پیتھک کلینک چلانے کے ساتھ ساتھ قریبی علاقوں میں ہومیو پیتھک کیمپ بھی لگاتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کی جا سکے۔

حال ہی میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے مختلف مقامات پر جو ہومیو پیتھک سٹال اور کیمپ لگائے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سٹال بر موقع نمائش تراجم قرآن

مورخہ 4 فروری 2012ء کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک تراجم قرآن نمائش کا انتظام کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر لقمان نصیر ناصر صاحب نے احمدیہ ہومیو کلینک بینن کی طرف سے ایک ہومیو پیتھک سٹال کا اہتمام کیا۔تین دن تک جاری رہنے والی اس نمائش میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے نظارے دیکھنے کو ملے۔ہومیو پیتھک طریقہ علاج کا تعارف کروانے اور ہومیو ادویات کو عوام کی خدمت میں پیش کرنے کا موقع ملا اور ان کی Consultation احمدیہ ہومیو کلینک کی طرف سے مفت کرنے کا اہتمام کیا گیا۔جس کی وجہ سے لوگوں نے جماعت کی اس خدمت کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ان تین دنوں میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے دوسو سے زائد لوگوں کو ہومیو طریقہ علاج کا تعارف کروایا۔ 99 مریضوں کو دیکھا۔ الحمدللہ اس موقع پر چند ایمان افروز واقعات بھی پیش آئے جو درج ذیل ہیں۔

۞ نمائش کے پہلے دن شام کو تقریباً ساڑھے چھ بجے ایک مریض آیا اور اس نے بخار کی شکایت کی اسے عرصہ ڈیڑھ ماہ سے روزانہ شام کو بخار چڑھ جاتا اور پوری رات تکلیف سے گزرتی۔ڈاکٹر صاحب نے تشخیص و دعا کے ساتھ دوائی دے دی اگلی صبح سات بجے وہ دوڑا دوڑا آیا اور فرطِ جذبات سے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور ساتھ ہی بتانا شروع کیا کہ میں بیماری کے اس عرصہ میں رات کبھی سکون سے نہیں سویا۔مگر صرف گزشتہ رات ان کی دوا لینے کے بعد سکون کی نیند سویا ہوں۔ بخار بھی نہیں ہوا۔اس آدمی نے کہا اگر ایسی سروس کوئی جماعت پیش کرسکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جو دوا کے ساتھ دعا بھی دیتی ہے۔اور مریض جلد صحت یاب ہوجاتا ہے۔

۞ مکرم ڈاکٹر لقمان نصیر صاحب نے آنکھوں کیلئے ایک پروڈکٹ Homoeo collyre کے نام پر تیار کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو خاص پذیرائی ملی۔ دوران نمائش بہت سے لوگوں نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہماری آنکھوں کی سوزش، جلن اور خارش کافی عرصہ سے چل رہی تھی۔ یہ دوائی استعمال کرنے سے بہت جلد شفا مل گئی۔ یہ محض جماعت کی برکات کا نتیجہ ہے۔

میڈیکل کیمپ بمقام دامے واگو پورٹو نو بینن

11 مارچ 2012ء کو اس پرانی جماعت میں کیمپ لگایا گیا۔لوگوں نے جماعت کی اس سعی کو بہت سراہا۔اور اس کیمپ میں ڈاکٹر صاحب نے 120 مریض دیکھے۔

میڈیکل کیمپ بمقام چرچ کوٹونو، بینن

18 مارچ 2012ء کو اس کیمپ کو ہومیو پیتھی کے تعارف کے طور پر پیش کیا گیا۔مکرم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مکرم محمود صاحب مربی سلسلہ نے لوگوں کے سامنے اچھی طرح ہومیو پیتھک کا تعارف کروایا۔ باہر ہومیو پیتھی ادویات کا سٹال موجود تھا، تشخیص کے بعد مریضوں نے وہاں سے ادویات حاصل کیں۔وہاں موجود پادری صاحبان نے بہت دلچسپی لی ۔ یہاں 100 مریضوں کی تشخیص کی گئی۔اس چرچ کے سب سے سینئر پادری صاحب نے احمدیہ ہومیو پیتھک کلینک کی اس کوشش کو سراہتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اگلے دن اپنی بیوی کے ساتھ کلینک پر آئے اور خصوصاً شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے لوگوں کی سہولت کیلئے ہر 15 دن بعد کوٹونو میں کیمپ لگانے کی درخواست کی۔اب انشاء اللہ ہر 15 دن بعد وہاں باقاعدہ کیمپ کا انتظام ہوگا۔

سٹال بر موقع نمائش تراجم قرآن

10 فروری 2012ء کو بمقام پاراکو بینن میں 10 دن لگنے والی اس نمائش میں اللہ تعالیٰ کا خاص فضل رہا اور لوگوں نے جماعت کی اس خدمت کو بہت سراہا۔ان 10 دنوں میں 170 مریض دیکھے اس موقع پر بھی چند واقعات پیش آئے جو ایمان کی تازگی کا باعث بنے۔

۞ مکرم ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جب خاکسار پہلے دن consultation کر رہا تھا۔ ایک شخص جس کی عمر تقریباً 30 سال تھی اس نے بواسیر اور بواسیری مسوں کی شکایت کی ۔خاکسار نے چند ادویات اس کو تجویز کر کے دیں۔دوا لینے سے پہلے اس کی حالت یہ تھی کہ یہ کرسی پر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔تیسرے دن صبح صبح وہ میرے اسسٹنٹ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھے آپ لوگوں نے ایک نئی زندگی دی ہے ورنہ میں تو بیٹھنے سے بھی قاصر تھا۔میں نے جماعت کے متعلق سنا تو ضرور تھا مگر اب آپ کے ڈاکٹر کی دی ہوئی دوائی نے مجھے جماعت احمدیہ کے اور نزدیک کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادویات اپنے گھر والوں کیلئے بھی حاصل کیں۔

۞ اسی طرح ایک میڈیکل ریپ نمائش کے وزٹ کیلئے تشریف لائے۔اس نے جب اپنی بیماری کا ذکر کیا تو کوئی بندہ اسے ہمارے سٹال پر لے آیا۔اس کا بھی پرابلم بواسیر کا تھا۔اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کو بھی وہی دوا دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اس کو بھی خدا نے اپنی جناب سے شفاء سے نوازا۔ اور اس طرح جماعت کے اس چھوٹے سے کلینک کو اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کا ایک ذریعہ بنا دیا۔

۞ اسی کیمپ کے دوران ایک پروفیسر صاحب تشریف لائے اور کافی چھان بین کے بعد اپنی آنکھوں کی سوزش کا بتایا۔ انہیں ڈاکٹر لقمان نصیر ناصر کے بنائے ہوئے آنکھوں کے قطرے دئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شخص 3 دن بعد پھر آیا اور کہنے لگا کہ کافی ادویات میں نے آنکھوں کے دھندلا پن کیلئے استعمال کیں مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔لیکن جیسے ہی آپ کے ہومیو ڈراپس استعمال کئے ہیں میری آنکھوں کی دھندلاہٹ اب بالکل ٹھیک ہے۔اور کہا آپ نے بہت سے طالبعلموں کا بھی فائدہ کیا ہے کیونکہ اب میں انہیں ٹھیک سے پڑھا سکتا ہوں۔قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔

غزل

دیوار کے بغیر بھی ،در کے بغیر بھی — اہل جنوں تو شاد ہیں گھر کے بغیر بھی
دیکھی نہیں تو آ کے مرے گھر میں دیکھ لیں — وہ ایک آگ جو ہے شرر کے بغیر بھی
اِک عمر کٹ گئی ہے اسی انتظار میں — دیکھیں کہیں بشر کوئی شر کے بغیر بھی
یہ راز بھی ہے نکتۂ لولاک میں نہاں — کارِ جہاں چلا نہ بشر کے بغیر بھی
سب لوگ ان کو دیکھ کر حیران کیوں نہ ہوں — سردار بن گئے ہیں جو سر کے بغیر بھی
ایسے بھی سادہ لوح زمانہ میں ہیں کہ جو — منزل کو ڈھونڈتے ہیں سفر کے بغیر بھی
آہِ رسا کو دیکھئے پہنچی ہے کس طرح — عرشِ بریں پہ راہگزر کے بغیر بھی
یہ اور بات ہے کہ وہ چلتا ہے کس طرح — چلتا ہے کام اہلِ ہنر کے بغیر بھی
وہ لوگ بھی تو قابل تعریف ہیں کہ جو — اہلِ نظر بنے ہیں نظر کے بغیر بھی
دیکھے جو ان کے جور و ستم پھر کھلا یہ راز — ہوتے ہیں لوگ قلب و جگر کے بغیر بھی
ممکن ہے اپنی ذات کا جوہر ہو گر عیاں — افزائے حسن لعل و گہر کے بغیر بھی

محمودؔ لب پہ میرے تبسم ہے دل میں درد
ڈوبا ہوا ہوں دیدۂ تر کے بغیر بھی

محمود الحسن

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

نماز کی اہمیت و برکات

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔

واقم الصلوۃ ......(العنکبوت:36)

ترجمہ: اور نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کر یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

نماز کی اہمیت و برکات بیان کرتے ہوئے ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوۃ الخمس کفارۃ للخطاء)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا۔ وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ان اول یحاسب بہ العبد)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو۔ یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔

(ابوداؤد باب متی یومر الغلام باب الصلوۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود نماز کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو...... نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضا و قدر تمہارے لئے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص70,69,68)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص15)

پھر آپ فرماتے ہیں جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص19)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص549)

نماز کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے، نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے...... اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے۔ جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص105,104)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت دعا کا موقع ملتا ہے کوئی دعا تو سنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہئے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص396)

نماز کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے۔ حضور فرماتے ہیں:

نماز ہر ایک...... پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات مانگنا۔ یہی نماز ہے...... اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے۔ جس پر سوار ہو کہ وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی۔ وہ کیا پہنچے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص189,188)

نماز کی کس قدر اہمیت ہے اس کا اندازہ حضرت مسیح موعود کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔

(ملفوظات جلد سوم ص592,591)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمد الہٰی ہے۔ استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں...... نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔

(ملفوظات جلد سوم ص310,311)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

”نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے“۔

(ملفوظات جلد چہارم ص605)

پھر حضور فرماتے ہیں:

”غرض یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں۔ بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غنی عن العالمین ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو

ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے۔ تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ ...... یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ ......نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص403,402)

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم ہے۔

(1) وقت پر نہیں پہنچتے۔ (2) جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ (3) سنن و رواتب کا خیال نہیں کرتے۔ کان کھول کر سنو! جو نماز کا مضیع ہے (یعنی نماز کو ضائع کرنے والا۔ ناقل) اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں''۔ (حیات نور)

حضرت مصلح موعود نماز کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''نماز کا اعلیٰ مقام یہ ہے کہ انسان جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو اسے یہ یقین کامل ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ ......ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی نمازوں کو اس طرح سنوار کر ادا کریں اور انہیں اتنا اچھا اور اعلیٰ درجہ کا بنائیں کہ ایک طرف خدا تعالیٰ ہم سے اتنا تعلق رکھے کہ ہمارے ساتھ حسن سلوک کرنے والے سے وہ حسن سلوک کرے اور ہمارے ساتھ برا سلوک کرنے والے سے وہ برا سلوک کرے اور دوسری طرف ہماری اپنی آنکھیں اتنی روشن ہوں اور ہمارے دل میں اتنا نور بھرا ہو کہ ہم کو خود بھی نظر آ جائے کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ مقام کسی کو حاصل ہو جائے تو وہ ہر قسم کے شکوک وشبہات سے بالا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روشن نشانات اس کی تائید میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وہ اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ خدا اسے ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کے حسن سلوک اور انعامات کا مشاہدہ کر رہا ہوتا ہے اور وہ اس یقین پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے کہ دنیا اسے چھوڑ دے۔ مگر خدا اسے نہیں چھوڑے گا۔ نادان اس کو نہیں سمجھ سکتا۔ مگر وہ جس نے خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو۔ وہ ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی''۔ (تفسیر کبیر جلد 7 ص 647)

نماز کی برکات کے بارہ میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''تم اللہ کی عبادت کرو اور اس نیت سے عبادت کرو کہ جو حکم بھی نازل ہو گا ہم اس کو بجالائیں گے اور ہر بات جس سے روکا جائے گا ہم اس سے باز رہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اطاعت کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے۔ ورنہ (-) اسے عبادت قرار ہی نہیں دیتا۔ اگر لمبی لمبی نمازیں پڑھنے والا فحشاء اور منکر سے باز نہیں آتا تو اس کی نمازیں سچی نمازیں نہ ہوں گی۔ کیونکہ سچی نماز تو فحشاء اور منکر سے روکتی ہے''۔

(خطبات ناصر جلد 1 ص 314)

پھر فرمایا:

''ہر نماز پہلی نماز اور اپنے درمیان کی غفلتیں اور کوتاہیاں دور کرتی ہے اور ہر جمعہ پہلے جمعہ اور اپنے درمیان کی کوتاہیوں اور غفلتوں کو جو باقی رہ جاتی ہیں دور کرتا ہے''۔

(خطبات ناصر جلد 5 ص 672)

احمدیت کی فتح اور غلبہ کب آئے گا؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''وہ فتح جس کی تیاری کی تمنا آپ رکھتے ہیں اس کا علاج بھی نماز ہی بتایا ہے۔ کیونکہ یہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی جب تک نماز کے اوپر صبر کے ساتھ آپ قائم نہیں ہوں گے اور نماز کا علاج یہ حالات ہیں۔ یہی موقع ہے تمہارے لئے آج جب ترس رہے ہو فتح کو تو اب ایسی قدروں میں تبدیل کر دو جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے والی قدریں ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے تمہیں زندہ کر دینے والی قدریں ثابت ہوں گی اور وہ ہے عبادت کی محبت نماز سے گہرا تعلق اس پر خود کھڑے ہو جانا اور اس پر دوسروں کو کھڑے کر دینا اور جو دوسروں کو کھڑا کرنے والا مضمون ہے۔ وہ بھی صبر کو چاہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرماتا ہے وامر اھلك بالصلوٰۃ واصطبر علیھا (طٰہٰ:133) کہ اپنے اہل کو نمازوں کی تلقین کیا کرو۔ لیکن اس پر پھر صبر کے ساتھ قائم ہو جاؤ''۔

(خطبات طاہر جلد چہارم ص 886)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

''تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنا لیں کہ ہر ہفتے یا مہینے میں ایک دفعہ اسی موضوع پر بیٹھا کریں۔ ایک مجلس عاملہ کا اجلاس مقرر ہو جائے ہمیشہ کے لئے آج سے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز کے اوپر غور کر رہی ہوں۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں، انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں اور یہ فیصلہ کر لیں ہمیشہ کے لئے کہ اب ہم نے ہر مہینہ کم از کم ایک مرتبہ اس موضوع پر بیٹھنا ہے۔ غور کرنا ہے اور جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے نہیں بیٹھ سکتے۔ وہاں دو مہینے مقرر کر لیں۔ تین مہینے مقرر کر لیں، مگر جہاں مقرر کریں پھر اس پر قائم رہیں۔ اس پر صبر دکھائیں اور وہ ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمارے Gains کیا ہیں یعنی کتنا ہمیں فائدہ پہنچا ہے۔ اس عرصے میں کتنے نمازی بنائے۔ کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی۔ کتنوں کو نماز میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی اور بہت سے پہلو ہیں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں کر سکے۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں گے تو امید ہے کہ انشاء اللہ بہت تیزی کے ساتھ ہم اپنے مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے۔ جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں گے اور جب مقصد کو حاصل کر رہے ہوں گے تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت اور نصرت اور ظفر کے خواب جو آپ دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا بھی دن ہوا کرتا ہے۔ جنگ بدر کے موقع پر یہی تو واسطہ دیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کو کہ اے خدا! یہ تھوڑی سی جماعت میں نے تیار کی تھی تیری عبادت کرنے والوں کی۔ میری ساری محنتوں کا پھل ہے یہ اور تو کہتا ہے کہ کائنات کا پھل ہے یہ اگر آج یہ لوگ مارے گئے۔ تو پھر تیری عبادت کرنے والا دنیا میں کبھی کوئی پیدا نہیں ہو گا۔ اس قسم کے عبادت کرنے والے آپ بن جائیں۔ تو اللہ کے اس پاک رسول ﷺ کی دعائیں آپ کو بھی پہنچ رہی ہوں گی۔ وہ خدا کا رسول ﷺ آج بھی اس لحاظ سے زندہ ہے آج بھی وہ دعا آپ کے حق میں خدا کو یہ واسطہ دے گی کہ اے خدا اگر یہ عبادت گزار بندے تیرے ہلاک ہو گئے۔ یا ناکام مر گئے تو پھر کبھی تیری دنیا میں عبادت نہیں کی جائے گی کیسے ممکن ہے پھر کہ آپ کو وہ فتح اور ظفر کا دن نصیب نہ ہو''۔

(خطبات طاہر جلد چہارم ص 898,897)

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نماز اور خلافت کا گہرا تعلق بیان کرتے ہوئے نماز کی اہمیت بیان فرماتے ہیں کہ:

''ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اقیموا الصلوٰۃ (النور:57) کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔ کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو گی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکر گزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔ پھر شکر گزاری نہیں۔ ناشکر گزاری ہو گی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے۔ بلکہ مومنوں کے لئے ہے۔ پس یہ انتباہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یعبدوننی (النور:56) یعنی میری عبادت کرو۔ اس پر عمل کرنا ہو گا۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے۔ فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے''۔

(خطبات مسرور جلد پنجم ص 151,150)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

''نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑو ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔

(خطبات مسرور جلد سوم ص 272)

مولیٰ کریم سے التجا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھتے ہوئے ہمیں پنجوقتہ نمازوں کو قائم کرنے والا بنائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 6

گیا تو والد صاحب بیت مبارک نماز پڑھنے گئے ہوئے تھے اور آپ مہمانوں کے آنے کے بعد پہنچے۔ ایک دفعہ ہماری ایک ہمشیرہ بچے کی متوقع پیدائش میں تاخیر کی وجہ سے تکلیف میں تھیں۔ والد صاحب کو بتایا تو انہوں نے فوراً بیت کا رُخ کیا اور کہا کہ میں وہاں جا کر دعا کرتا ہوں۔

والدہ صاحبہ بتایا کرتی تھیں کہ والد صاحب جوانی سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور ان کا معمول تھا کہ پچھلی رات بہت جلدی اُٹھتے، مالش کرتے، دوڑ لگاتے، نہاتے اور پھر تہجد کی نماز ادا کرتے۔ یہ بھی بتایا کہ مگدروں سے بھی ورزش کیا کرتے۔

سیر و ورزش

1945ء میں جب والد صاحب ریٹائرڈ ہو کر آئے تو ان کے سامان میں ایک بھاری مگدر بھی تھا جو کم از کم بیس سیر کا ہو گا۔ اس سے روزانہ صبح ورزش کیا کرتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ نے سخت ورزش کی بجائے صبح سیر کرنے کا معمول اپنا لیا تھا، جس کو آپ نے آخری عمر تک جاری رکھا صرف وفات سے پہلے بیماری کی وجہ سے دو دن سیر نہیں کی۔ آپ کی سیر میں موسمی تغیر و تبدل کبھی روک نہیں بنا۔ جب دارالنصر میں رہائش تھی تو دُور تک دریا کے ساتھ ساتھ سیر کے لیے جاتے تھے اور جب سورج چڑھ آتا تھا تو اشراق کے نوافل پڑھ کر گھر آتے تھے۔

میرے والدین مکرم بابو محمد بخش صاحب اور مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ

والد صاحب نے حضرت مسیح موعودکی کتب اور سچے خواب سے احمدیت قبول کی

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید

(قسط اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا کہ ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ اکٹھا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ آج خاکسار اپنے والدین کے حالات لکھنے کی توفیق پا رہا ہے۔

میرے والد صاحب مرحوم کا نام (بابو) محمد بخش صاحب تھا۔ آپ کا سنِ پیدائش 1895ء ہے (گو سرکاری ریکارڈ میں کسی وجہ سے 1891ء درج ہے)۔ آپ نے نومبر 1983ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

دادا فضل دین صاحب

ہمارے دادا صاحب کا نام مکرم فضل دین صاحب تھا۔ ہمارے داد کی وفات 1909ء میں ہوئی۔ محترم والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک صبح وہ بہت خوش تھے جب ان سے اس خوشی کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے بتایا کہ:

''میں نے خواب میں ایک بند عمارت دیکھی ہے۔ میں اس کے اردگرد چکر لگا رہا ہوں لیکن اس کا دروازہ نہیں ملتا۔ بالآخر جب دروازہ مل جاتا ہے اور میں اندر داخل ہو جاتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ سفید لباس میں ملبوس لوگ بیٹھے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا جگہ ہے؟ تو بتایا جاتا ہے کہ آپ بھی ایک ہفتہ بعد یہاں آجائیں گے''۔

اس خواب میں محترم دادا صاحب کے انجام بخیر کی خوش خبری تھی جس پر وہ بہت خوش تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس خواب کے ایک ہفتہ کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔

وفات سے پہلے آپ نے اپنے تینوں بیٹوں کو الگ الگ اپنے پاس بلایا اور الگ الگ بات کی۔ محترم والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ: مجھے علم نہیں کہ میرے بڑے دو بھائیوں کے ساتھ والد محترم نے کیا بات کی۔ بھائیوں میں مَیں سب سے چھوٹا تھا۔ شادی بھی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ روزگار کی بھی کوئی صورت نہ تھی اور میں کچھ فضول خرچ بھی تھا۔ والد صاحب نے مجھے نصیحت کی کہ ''میں تم کو اَدھ راہ میں چھوڑے جا رہا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے پیٹ سے اُدھار کر لینا لیکن کسی سے اُدھار نہ لینا۔ فرماتے تھے: میں نے ہمیشہ اس نصیحت پر عمل کیا۔

والدہ عائشہ بی بی صاحبہ

ہماری والدہ محترمہ کا نام عائشہ بی بی تھا۔ آپ 1901ء میں پیدا ہوئیں۔ والد صاحب کے ساتھ اُن کی شادی 1917ء میں ہوئی۔ ستمبر 1979ء میں 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ ان کے والد یعنی میرے نانا صاحب کا نام عمر دین صاحب تھا۔ ہمارے نانا عمر دین صاحب ہمارے دادا فضل دین صاحب کے بڑے بھائی تھے۔

بڑی خالہ

ہماری بڑی خالہ راج بی بی صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی تھی۔ تقسیم ملک سے قبل حضور نے ان کی بیعت قادیان میں اپنے دفتر میں لی تھی۔ اس وقت دفتر میں حضرت سیدہ اُمِ ناصر صاحبہ، میری خالہ صاحبہ، میری والدہ صاحبہ اور مَیں موجود تھے۔

تایا جان

ہمارے والد صاحب کے سب سے بڑے بھائی اللہ دتہ صاحب تھے۔ ان کے بیٹے بشیر احمد صاحب نے احمدیت قبول کی اور ہماری بہن منور سلطانہ صاحبہ سے ان کی شادی ہوئی۔

والد صاحب کے ابتدائی حالات

والد مرحوم نے گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ آپ بہت ذہین تھے اور ان کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ آخری عمر تک ان کی یادداشت بہت اچھی تھی۔ ہمیں باتیں بھول جایا کرتی تھیں لیکن ان کو سب باتیں یاد رہتیں۔ والد صاحب نے مجھے خود بتایا کہ کسی گلی یا سڑک سے گزرتے ہوئے مکانوں پر جو شعر یا تحریریں لکھی ہوتی تھیں وہ ایک دفعہ پڑھنے سے ہی انہیں یاد ہو جاتی تھیں۔

اپنے طالب علمی کے زمانہ کا ایک واقعہ والد صاحب سنایا کرتے تھے کہ انسپکٹر سکول کے معائنہ پر آیا اور جب ان کی کلاس میں آیا اور طالب علموں سے یہ سوال کیا کہ بابر بادشاہ کی زندگی کا خلاصہ ایک فقرہ میں بیان کریں؟ دیگر طلبا نے مختلف جوابات دیئے والد صاحب نے جواب دیا کہ: ع

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

یعنی زندگی خوب اچھی طرح سے گزارو کیوں کہ اس عالم میں دوبارہ نہیں آنا۔ یہ بابر کا اپنا ہی قول تھا۔ طالب علموں کے جوابات میں سے والد صاحب کا جواب ہی سب سے اچھا اور درست قرار دیا گیا۔

والد صاحب کو اُردو کے علاوہ فارسی، عربی اور انگریزی زبان سے اچھی واقفیت تھی۔ کالج کے زمانہ میں صرف اور نحو میں نے ان سے ہی پڑھی تھی۔ کتاب الصرف (عربی زبان میں) اور ایک کتاب فارسی میں (جس کا نام غالباً صرفِ میر تھا) انہوں نے مجھے پڑھائیں۔ شیخ سعدی کی گلستان اور بوستان ترجمہ کے ساتھ بھی میں نے انہی کی تحریک پر پڑھی تھیں۔

1911ء میں آپ لاہور گئے اور Signaller کا کورس کیا۔ لاہور GPO کے سامنے سڑک کے پار Telegraph Office ہوتا تھا جہاں اس وقت Telegraphy کا کورس کروایا جاتا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد بھی Telegraphy کا سکول یہیں تھا۔

1911ء میں Signaller کا کورس مکمل کرنے کے بعد آپ لوئر جہلم سرکل (Lower Jehlum Circle) میں بطور Signaller ملازم ہوئے۔ لوئر جہلم سرکل کا تعلق نہر لوئر جہلم سے ہے جو منگلا سے دریائے جہلم سے نکلتی ہے اور سرائے عالمگیر سے ہوتی ہوئی ہیڈ رسول پر آکر مختلف شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ربوہ سے براستہ منڈی بہاؤ الدین اسلام آباد جائیں تو راستہ میں پڑتی ہے۔ لوئر جہلم سرکل اس نہر اور اس کی شاخوں پر مشتمل ہے۔ ربوہ کے قریب یکّو والے والی نہر، اس بڑی نہر کی آخری چھوٹی شاخوں میں سے ایک ہے۔ اس سرکل میں آپ مختلف مقامات پر بطور سگنلر کام کرتے رہے۔ ملازمت کے آخری سالوں میں آپ کا تقرر سرگودھا میں بطور ہیڈ سگنلر ہو گیا تھا۔ اور یہیں سے آپ 1945ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ جس وقت آپ ریٹائرڈ ہوئے سرگودھا میں آپ جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔ بالعموم خطبہ جمعہ بھی آپ ہی دیا کرتے تھے۔ اُس وقت 9 بلاک والی بیت ہی جماعت کا مرکز تھی۔

قبول احمدیت

1929ء میں ملازمت کے دوران آپ بنگلہ بکھو والا ضلع سرگودھا میں مقرر تھے۔ (ہماری والدہ صاحبہ اور بچے ساتھ تھے) ربوہ سے براستہ احمد نگر، سیال موڑ سے ہوتے ہوئے اگر پھالیہ کی طرف جائیں تو راستہ میں مڈھ رانجھا چوک آتا ہے۔ اس چوک سے بائیں طرف قریباً نصف میل پر نہر کے کنارے بنگلہ بکھو والا ہے۔ مڈھ رانجھا ایک قدیم گاؤں ہے۔ ڈاکٹر لئیق احمد (ابن نعیم احمد صاحب جنرل سٹور غلہ منڈی ربوہ) کے دادا ماسٹر ضیاء الدین صاحب جو 1974ء میں سرگودھا ریلوے سٹیشن پر زخمی ہوئے تھے اور بعدازاں انہی زخموں کے نتیجہ میں اُن کی شہادت ہوگئی تھی، یہیں کے رہنے والے تھے۔ مڈھ رانجھا میں ایک احمدی مکرم شیخ شمس الدین صاحب تھے (جو کوٹ مومن میں غالباً کپڑے کی دکان کرتے تھے۔ ان کے داماد مکرم عطاء اللہ صاحب قادیان میں درویش تھے اور چند سال قبل قادیان میں ہی انہوں نے وفات پائی) ان کے ذریعہ والد صاحب احمدیت سے متعارف ہوئے اور کچھ تعارف کوٹ مومن (جو دُور نہ تھا) کی شیخ فیملی کے احمدیوں کے ذریعہ ہوا اور ان سے لے کر حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ ساتھ ساتھ والدہ صاحبہ کو بھی بتاتے جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے پر حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور صداقت پر آپ کو یقین ہو گیا۔ والدہ صاحبہ کو بتایا کہ امام مہدی کے ظہور کی سب علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔

انہی دنوں آپ نے ایک خواب دیکھا جو بشارات رحمانیہ مصنفہ مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر میں ذیل کے الفاظ میں درج ہے اور ساتھ آپ کا فوٹو بھی شائع شدہ ہے:

احمدیت ہی مضبوط کرسی ہے!

از جناب میاں محمد بخش صاحب ساکن کنال سگنیلر ولد میاں فضل دین صاحب قوم جٹ

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اپنا خواب تحریر کرتا ہوں:۔

''بنگلہ بکھو والا میں ماہِ اکتوبر 1929ء بوقت قریباً ڈیڑھ دو بجے رات کو یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت ...... مصلیٰ پر تشریف فرما ہیں اور رانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر انگلیوں پر ذکر اللہ کر رہے ہیں۔ رُخِ مبارک مشرق کی طرف ہے۔ مجھے فرمایا کہ جس کرسی پر تم بیٹھے ہو اس کی ساری چُولیں ڈِھیلی ہو چکی ہیں۔ بندہ فوراً اٹھا اور دیکھا تو ہر ایک چُول ڈِھیلی ہے۔ بندہ نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ نے غلام کی جان بچالی۔ آگے یا پیچھے گرتا تو سر پھوٹ جاتا۔ (تھوڑی دیر کے بعد) حضرت ...... کے ہاتھ مبارک میں ایک نئی دفتری کرسی ہے جس کے آرمز (Arms) آگے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ فرمایا:

اس کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ یہ احمدیت کی کرسی ہے یعنی بادلائل اور حقیقی ......! اس کے بعد بندہ بیدار ہو گیا''۔ (بشارات رحمانیہ۔جلداوّل۔صفحہ نمبر214)

اس خواب کے دیکھنے کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ والدہ صاحبہ نے بھی آپ سے اتفاق کیا اور ساتھ ہی بیعت کی۔ بیعت منظور ہوئی اور آپ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

احمدیت قبول کرنے سے پہلے والد صاحب کا اہل سنت والجماعت سے تعلق تھا۔ آپ کے احمدیت قبول کرنے میں مکرم محمد رمضان صاحب (دادا مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب) کا بھی دخل ہے جو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے ایک نہایت ہی مستعد داعی الی اللہ کی حیثیت سے ساری عمر احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے لوگوں کو آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1945ء میں جب آپ ریٹائر ہو کر قادیان آئے تو صدر انجمن احمدیہ میں ملازمت اختیار کر لی اور کچھ عرصہ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں کام کرتے رہے۔ اس دوران آپ کو ریاست بہاولپور سے بطور سگنیلر ملازمت کی پیش کش موصول ہوئی جس پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے راہنمائی کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ صدر انجمن تو پتہ نہیں آپ کو کب فارغ کر دے (کیوں کہ آپ (Re-Employed) تھے) آپ ریاست بہاول پور چلے جائیں۔ ملازمت بھی کریں اور دعوت الی اللہ بھی کریں۔ چنانچہ آپ 1946ء کے آخر یا 1947ء کے شروع میں ریاست بہاول پور چلے گئے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے وقت آپ نہر ہاکڑا رائٹ (Hakra Right) پر ہیڈ ولہرنز دکھچی والا پر متعین تھے۔

ثابت قدمی

احمدیت قبول کرنے پر آپ کی شدید مخالفت ہوئی۔ رشتہ داروں میں بڑے بھائی اور ہماری دادی سخت مخالف تھیں۔ ہمارے بڑے بھائی عبدالغنی صاحب جو اس وقت چار سال کے تھے، کو حضرت مسیح موعود کے خلاف نازیبا کلمات سکھانے کی کوشش کرتے تھے۔ قبول احمدیت کے وقت بچوں میں سے سب سے بڑی ہماری ہمشیرہ خدیجہ تھیں جو اس وقت آٹھ سال کی تھیں۔ چنانچہ بچوں کی تربیت کے مدِّ نظر اور ان کو گاؤں اور رشتہ داروں کے بداثرات سے محفوظ رکھنے کی خاطر والد صاحب نے قادیان ہجرت کر جانے کا فیصلہ کیا اور 1932ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر معہٗ فیملی قادیان منتقل ہو گئے اور ایک مکان کرایہ پر لے لیا۔ بعدہٗ 1933ء میں محلّہ دارالفضل میں اپنا مکان بنایا۔ یہ مکان میری والدہ کے زیورات بیچ کر بنایا گیا تھا۔ ہمارا مکان حضرت میر قاسم علی رفیق حضرت مسیح موعود کے مکان سے متصل جانب جنوب برلبِ سڑک (جو آج کل ٹھیکری والا روڈ کہلاتی ہے) تھا۔

خاکسار کی بڑی بہنوں نے مجھے بتایا کہ جب ہم 1932ء کے جلسہ پر قادیان گئے تو اُس وقت والد صاحب بسلسلہ ملازمت کانڈی وال ضلع سرگودھا میں متعین تھے۔ کانڈی والا سے گھوڑوں پر سوار ہو کر لالیاں ریلوے سٹیشن پر آئے اور یہاں سے گاڑی لی جو موجودہ ربوہ کے مشرقی کنارے کے قریب یعنی دارالنصر شرقی والی جگہ دریا سے کچھ دُور رُک گئی۔ سواریاں یہاں اُتر گئیں۔ دریا کا پُل ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔ سواریاں کشتیوں کے ذریعہ دریا کے دوسرے کنارے پر جاتیں تھیں (یعنی چنیوٹ کی طرف۔) وہاں دوسری گاڑی کھڑی ہوتی تھی جس پر سوار ہو کر پھر بقیہ سفر لاہور اور آگے بٹالہ اور قادیان تک کا طے ہوتا تھا۔ جب قادیان جانے لگے تو رشتہ داروں نے افسوس کا اظہار کیا جس پر ہماری نانی صاحبہ نے کہا کہ فکر نہ کرو جب چندے دے دے کر مقروض ہو جائیں گے تو خود ہی گاؤں واپس آ جائیں گے۔

جہاں تک میری شنید ہے ہمارے ننھیال نے والد صاحب کے احمدی ہونے پر مخالفت نہیں کی۔ وہ والد صاحب اور والدہ صاحبہ کے لیے نرم گوشہ رکھتے تھے۔ چنانچہ میری پیدائش کے بعد ہماری نانی صاحبہ قادیان بھی آئیں۔ ہماری بڑی خالہ صاحبہ بھی قادیان آئیں۔ ہمارے تایا بھی 1934ء میں قادیان آئے لیکن احرار کی کانفرنس میں شامل ہونے کے لیے۔ ہمارے ماموں محمد رمضان صاحب بھی کسی وقت قادیان آئے تھے۔ ہمارے ماموں بھی احمدیت کے مخالف نہ تھے بلکہ کسی قدر مؤید تھے۔

رشتہ داروں کی مخالفت کے ساتھ ساتھ گھر سے باہر بھی سخت مخالفت ہوئی۔ بعض واقعات بطور نمونہ ذیل میں درج ہیں:۔

1۔ اس زمانہ میں نہر کے محکمہ کے ایس۔ڈی۔او بھی ICS (Indian Civil Service) کے پاس شدہ اور منتخب شدہ ہوتے تھے۔ ایک ہندو ایس۔ڈی۔او تھے ان کے ایما پر والد صاحب پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا لیکن آپ بچ گئے۔ آپ کے جانور بھی چوری کروا دیئے جو بعد میں مل گئے۔ والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اطلاع دی کہ یہ ایس۔ڈی۔او۔ رشوت لیتا ہے اور فرضی دورے لکھ کر بل بھی بناتا رہتا ہے اور اس طرح اس نے میری چوری بھی کروائی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ میں شکایت ہوئی، چھاپہ پڑا اور سارا ریکارڈ سربمہر کر لیا گیا۔ ریکارڈ سے ثابت ہوا مسٹر بھولا فرضی دورے درج کرتے رہتے تھے اور بل وصول کرتے تھے۔ چنانچہ ان کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ ایک ICS آفیسر کے لیے یہ ایک بہت بڑی سزا تھی۔ چنانچہ مسٹر بھولا نے انارکلی میں فرنیچر کی دکان کھول لی۔ بعد میں وہ والد صاحب کو اکثر سلام بھجواتا تھا اور دعا کی درخواست کرتا تھا۔

2۔ آپ کانڈی والا میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ (یہ بنگلہ چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ کے چک 33 جنوبی کے قریب ہے۔) یہاں کینال کالونی کے عملہ سے آپ کی مذہبی گفتگو مستقلاً رہتی تھی۔ وہاں ایک ڈاکٹر صاحب تھے انہوں نے کہا کہ بہتر ہے، ہمارے کسی عالم سے مناظرہ ہو جائے۔ جس پر اتفاق ہو گیا۔ والد صاحب نے کہا کہ کینال کالونی میں مناظرہ نہ کریں باہر کسی جگہ کسی کی زمین پر رکھ لیں یہ سرکاری احاطہ ہے اعتراض ہو گا کہ سرکاری احاطہ میں مذہبی مباحثہ کیوں کیا؟ سب غیر احمدی سٹاف نے کہا کہ ہم مباحثہ کروانے والے ہیں کیا ہم ہی شکایت کریں گے؟ آپ مطمئن رہیں۔ چنانچہ مناظرہ ہوا اور غیر احمدی مولوی کو شکست ہوئی۔ وہ اپنا مؤقف ثابت نہ کر سکا اور جن کی وہ نمائندگی کر رہا تھا یعنی کالونی کا عملہ ان کو بھی ناکامی اور شرمندگی ہوئی جس کا ردِّعمل یہ ہوا کہ وہی لوگ جو کہتے تھے کہ کیا ہم آپ کی شکایت کریں گے؟ انہوں نے افسران بالا کو شکایت کر دی کہ اس طرح محمد بخش (صاحب) سگنیلر نے سرکاری احاطہ میں مذہبی مباحثہ کیا ہے جو خلافِ قواعد ہے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد ایک آفیسر تحقیقات کے لیے آ گئے۔ وہ بیانات وغیرہ لے کر چلے گئے۔ کالونی والوں نے کہا کہ اب اس کا ایک ہی نتیجہ ہے کہ والد صاحب ملازمت سے برطرف ہو جائیں گے۔ اس زمانہ میں سرکاری ملازمت کی بڑی قدر و قیمت تھی اور ملازمت سے برطرفی نہ صرف یہ کہ ایک بڑا نقصان تھا بلکہ ایک قسم کی ذلت اور رسوائی کی علامت بھی تھی۔ والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لیے لکھا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو سرکاری جگہ پر مناظرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ کالونی والے والد صاحب کی برطرفی کے انتظار میں تھے ادھر والد صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کے دفتر کے باہر پھولوں اور بلبوں سے لکھا ہوا ہے:۔ ''انجام بخیر''! چنانچہ آپ نے غیر احمدی ساتھی ملازموں کو بتا دیا کہ آپ کی شکایت کا کچھ نہیں بننا۔ چنانچہ کئی مہینوں کے بعد محکمہ کی طرف سے آپ کو خط ملا کہ آپ کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ آئندہ آپ ایسے مباحثات سرکاری احاطہ میں نہ کریں۔ اس طرح غیر احمدی سٹاف جو آپ کو ملازمت سے فارغ دیکھنا چاہتا تھا، کی ساری اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔

والد صاحب کی ملازمت کا سارا عرصہ انگریزوں کی حکومت کے دوران گزرا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ انگریز افسر آپ کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ پر اعتماد کیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک انگریز افسر محکمہ نہر کے ایک ڈپٹی کلکٹر کے خلاف تحقیق کر رہا تھا۔ اس تحقیق میں والد صاحب بطور گواہ پیش ہوئے۔ اس پر ڈپٹی کلکٹر نے اعتراض کیا کہ میں گزٹیڈ آفیسر ہوں اور یہ گواہ نان گزٹیڈ ہے اس لیے میرے خلاف یہ بطور گواہ پیش نہیں ہو سکتا۔ اس پر اس انگریز افسر نے اس ڈپٹی کلکٹر کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں کہا کہ ''میں بھی جھوٹا ہوں اور تو بھی جھوٹا ہے لیکن یہ شخص جھوٹا نہیں۔'' چنانچہ والد صاحب کی گواہی ہوئی۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میری گواہی کے عین مطابق اس انگریز افسر نے فیصلہ دیا اور اس ڈپٹی کلکٹر کو ضلع دار بنا دیا یعنی اس کا عہدہ کم کر دیا اور فیصلہ کیا کہ اس کو کبھی ترقی دے کر دوبارہ افسر نہ بنایا جائے۔

سیرت کے چند پہلو

ملازمت کے عرصہ ہی کی کچھ اور دلچسپ اور ایمان افروز باتیں بھی سنایا کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ قارئین کی دلچسپی کے لیے حسبِ ذیل درج ہیں۔

امانتداری

ملازمت کے دوران ایک دفعہ کسی شخص نے آپ کے پاس سونے کے کچھ پاؤنڈ (اس زمانہ میں پاؤنڈ سونے کا ہوتا تھا اور روپیہ چاندی کا) امانت رکھے۔ سال ہا سال گزر گئے اور اُس شخص نے آپ سے رابطہ نہ کیا اور کہیں چلا گیا۔ والد صاحب نے کوشش کر کے اس کا کھوج نکالا اور اس کو بتایا کہ اس کے پاؤنڈ اُن کے پاس امانت پڑے ہوئے ہیں۔ اُس نے جواب دیا: مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے آپ کے پاس امانت رکھوائی ہو۔ غالباً پندرہ یا بیس سال کے بعد والد صاحب نے وہ پاؤنڈ اس کو بھجوا دیئے۔

پابندیٔ نماز

والد صاحب نماز، روزہ اور احکام شریعت کے سخت پابند تھے، جماعت کے بغیر نماز پڑھنے کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ موسم کی خرابی (بارش آندھی) کبھی ان کے بیت الذکر جانے کے رستہ میں روک نہ بنی۔ مجھے یاد ہے کہ جب ربوہ کے محلّہ دارالنصر (شرقی) میں ہماری رہائش تھی تو ایک دفعہ بیمار تھے اور چل نہ سکتے تھے، بیٹھ کر اور گھسٹ گھسٹ کر بیت الذکر میں نماز پڑھنے کے لیے گئے۔

جب قادیان جاتے تو اکثر نمازیں بیت مبارک میں جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیچھے پڑھتے۔ اس سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ جب ہماری بہن امۃ الرؤوف صاحبہ کی شادی تھی اور سب مہمان آ گئے اور دعا کا وقت ہو

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن کریم

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ قطب پور چک صادق آباد ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

خداتعالیٰ کے فضل سے انیلہ سلیم بنت مکرم سلیم احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ قطب پور کو 8سال 6ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اسے ناظرہ پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بچی کیلئے مبارک کرے اور باقاعدہ تلاوت کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم حاجی مبشر احمد چیمہ صاحب نصیر آباد عزیز ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عمارہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم شاہین احمد ناصر صاحب کارکن ایم ٹی اے لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20جون 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے اس کا نام ایان احمد ناصر رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم نسیم احمد ناصر صاحب لندن کا پوتا، اور مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے۔ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ قطب پور چک صادق آباد ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

جماعت پھیروچیچی تحصیل کنری ضلع عمرکوٹ کے مخلص خادم مکرم حاجی بشیر احمد صاحب ولد مکرم عبدالرشید صاحب کا مورخہ 28مئی 2012ء کو ایکسیڈنٹ ہوا ہے موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے کافی چوٹیں آئی ہیں۔ ان کا بیٹا عزیزم فرید احمد عمر 5سال بھی زخمی ہوا جو ان کے ساتھ تھا۔ احباب سے دونوں کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تربیتی کلاس

(مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لودھراں)

مکرم شیخ محمد احسن صاحب قائد ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لودھراں کو خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس 21اور 22جون 2012ء کو چاہ بی بی والا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کلاس میں ضلع کی 6مجالس کے 56خدام سمیت 75/افراد نے شمولیت کی۔ پروگرام کا آغاز مغرب عشاء کے ساتھ ہوا جس کے بعد مالی معاملات اور لین دین کے حوالے سے درس مکرم مربی صاحب دنیاپور نے دیا۔ پھر کلواً جمیعًا ہوا۔ اس کے بعد مکرم ملک محمد اصغر صاحب قائد مجلس لودھراں شہر نے نشہ آور چیزوں کے بداثرات کے عنوان پر لیکچر دیا۔ خاکسار نے تجارت کے اصول کے حوالے سے لیکچر دیا۔ الوصیت کے حوالہ سے ڈاکومنٹری فلم دکھائی گئی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سی ڈی سوال و جواب دکھائی گئی۔ اس کے بعد مکرم مربی صاحب ضلع نے تربیتی امور پر خطاب کیا۔ آخر میں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مربی صاحب ضلع اور مکرم عامر فہیم صاحب مربی سلسلہ نے سوالوں کے جواب دیئے صبح کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا اور دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم داؤد احمد صاحب سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

ہماری والدہ محترمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب مرحوم سابق نائب امیر ضلع سرگودھا یکم جون 2012ء کو 88سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آف امرتسر کی بیٹی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اسی روز مرحومہ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ خدا کے فضل سے پابند صوم وصلوٰۃ اور دوسروں سے ہمدردی کرنے والی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے تایا مکرم مرزا محمد رفیع صاحب ولد مکرم مرزا محمد شفیع صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ مورخہ 20جون 2012ء کو بعمر 89سال وفات پا گئے۔ اگلے دن بعد نماز عصر ان کے مکان کے سامنے مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کرائی۔ جنازہ کے وقت ان کے بچے بیرون پاکستان سے ربوہ پہنچ گئے تھے۔ مرحوم کی پیدائش 1923ء میں چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کا نام محمد رفیع رکھا۔ ابتدائی تعلیم میٹرک تک چونڈہ میں پائی۔ جنگ دوم میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ پر خدمت سرانجام دی فوج سے ریلیز ہونے پر قادیان میں میٹل ورکس میں کام کرتے رہے۔ تقسیم ملک کے وقت حفاظت مرکز کے سلسلہ میں تایا جان اور خاکسار کے والد مرزا محمد لطیف صاحب قادیان میں رہے۔ ربوہ میں قیام کے وقت ابتدائی آنے والوں میں شامل تھے۔ خیموں میں قیام تھا۔ دریا سے جا کر پانی لاتے تھے۔ آپ نے تین سالہ وقف کیا اور سندھ میں خدمت کی توفیق پائی۔ ملتان پور ہاؤس واپڈا میں ملازمت اختیار کرلی۔ پیراں غائب ملتان میں صدر جماعت بھی رہے۔ دعوت الی اللہ کا بہت جوش و جذبہ تھا۔ مطالعہ خوب تھا۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ رہائش اختیار کرلی۔ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے تلاوت قرآن مجید بھی باقاعدہ کرتے تھے سلسلہ کے اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ کرتے تھے کچھ عرصہ جرمنی میں بھی قیام کیا۔ مرحوم بہت خود دار واقع ہوئے تھے کسی کی محتاجی پسند نہیں تھی۔ آخری وقت تک اسی وصف کو اپنائے رکھا۔ مرحوم کی اہلیہ مکرمہ خورشید عصمت صاحبہ مارچ 2000ء میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مرزا رفیق احمد صاحب اور چار بیٹیاں مکرمہ خدیجہ بشریٰ صاحبہ لندن، مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم الیاس جاوید صاحب لندن، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر وحید احمد صاحب جرمنی، مکرمہ لبنیٰ سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم سہیل احمد صاحب لندن یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عامر ودود محمود صاحب گوپے را ابن مکرم چوہدری بشیر احمد محمود صاحب گوپے را دارالبرکات ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم چوہدری محمود احمد ظفر صاحب ابن مکرم چوہدری ظفراللہ وڑائچ صاحب مرحوم آف چک 9 پنیار ضلع سرگودھا 31مارچ 2012ء کو بعمر تقریباً 46سال بعارضہ ہیپا ٹائٹس وفات پاگئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں یکم اپریل 2012ء کو بعد نماز ظہر پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نہایت ہی مخلص نوجوان تھے مہمان نوازی خصوصاً جماعتی مہمانوں کی خدمت بڑے ہی شوق سے کیا کرتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی والدہ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ، اہلیہ محترمہ غزالہ شاہین صاحبہ، دو بیٹے محمد احمد، بشیرالدین محمود، پانچ بیٹیاں زرتاشہ محمود' طیبہ محمود، آمنہ محمود' نتاشہ محمود اور ادیبہ محمود چھوڑی ہیں۔ اس کے علاوہ چار بھائی اور تین بہنیں بھی سوگواران میں چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم چوہدری حاکم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی اور مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

وفاقی حکومت تین روز میں خصوصی عدالتوں کی خالی آسامیوں پر جج تعینات کرے

سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے وفاقی حکومت کو خصوصی عدالتوں میں تین دن کے اندر خالی آسامیوں پر جج تعینات کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے جج نہ ہونے پر ملزم چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور الزام عدالتوں پر لگا دیا جاتا ہے۔ ملزم بغیر ٹرائل کے پڑے ہیں لیکن وفاقی حکومت ججوں کا تقرر نہیں کر رہی۔

آسٹریلیا کے قریب کشتی ڈوبنے سے 17 پاکستانی ہلاک

آسٹریلیا کے قریب سمندر میں کشتی ڈوبنے سے 17 پاکستانی جاں بحق ہوگئے ہیں۔ ان کا تعلق کرم ایجنسی اور کوئٹہ سے بتایا جاتا ہے۔ کشتی میں 200 سے زائد پاکستانی تارکین وطن سوار تھے اور یہ انڈونیشیا سے آسٹریلیا جا رہے تھے۔ جبکہ 90 افراد لاپتہ ہوگئے ہیں۔

بچے کا کامیاب آپریشن

امریکہ میں ڈاکٹروں نے رحم مادر میں موجود پانچ ماہ کے بچے کے منہ پر موجود ٹیومر یعنی رسولی کا کامیاب آپریشن کیا ہے۔ اسے اپنی نوعیت کا پہلا آپریشن قرار دیا جا رہا ہے۔ فلوریڈا میں جیکشن میموریل ہسپتال کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ ٹیومر بہت ہی نایاب قسم کا ہے جسے ''اورل ٹیراٹوما'' کہتے ہیں۔ آپریشن کے پانچ ماہ بعد صحت مند بچی کی پیدائش ہوئی اور اس کے آپریشن کی نشانی کے طور پر اس کے منہ پر محض ایک چھوٹا سا زخم کا نشان ہے۔ بچی کی ماں نے آپریشن کرنے والے ڈاکٹروں کو مسیحا قرار دیا ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 28 جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:20

پہلی بار بین الاقوامی معیار اور جدید سہولیات سے آراستہ ٹیکسی سروس
خوشخبری
PRIME EASY CAB
24 گھنٹے سروس
کار ہر وقت ، سہولت بر وقت
جدید سیکیورٹی سسٹم
تربیت یافتہ ڈرائیور
محفوظ اور آرام دہ سفر کیلئے ابھی
رابطہ کیجئے: 250-111-111(041)
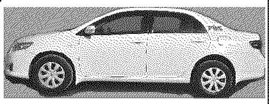
PRIME EASY CAB
PRIME LIMOUSINE SERVICES

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

جرمن ویکوریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن ویکوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

FR-10